OPEN ACCESS
ACTA ISLAMICA
ISSN (Print): 2411-7315
ISSN (Online): 2791-0067
http://sbbu.edu.pk/actaislamica

تفسیر اشاری کے حوالے سے تفسیر روح البیان میں علامہ اسماعیل حقیؒ کا منہج: ایک تحقیقی جائزہ

A Research Analysis of the Methodology Of Allama Ismail Haqqi (R.A) in Tafsir Rooh Ul Byan Regarding Tafsir-e-Ishari

ILYAS AHMAD
PhD Research Scholar, Department of Islamic Studies,
Abdul Wali Khan University Mardan (PAK)
Ilyasahmad99@gmail.com

DR KARIM DAD
Associate Professor Department of Islamic Studies,
Abdul Wali Khan University Mardan (PAK)
Karim_dad@awkum.edu.pk

Abstract

Tafsir Ishari is a significant and prominent type of exegesis, whose tradition exists from the Era of Prophethood till date in the Islamic Ummah especially in Sufia . The Narrations of the First Ever Greatest Exegete Prophet Muhammad (PBUH), the Sayings of his Holy Companions R-A and the commentary literature of great Muslim Sufi Exegetes is the best example and evidence of this. In this Islamic heritage of Tafsir Ishari and commentary literature Allama Ismail Haqqi RA added his valuable work in the form of his famous Tafsir Tafsir Rooh Ul byan which consist of a large number of Tafsiri Isharaat i-e the inner meanings of the Quranic Verses. This research work describes the methodology of Allama Ismail Haqqi in his Tafsir, Tafsir Rooh Ul bayan regarding Tafsir Ishari. The methodology in this research paper is descriptive and critical approach. As there is no such type of comprehensive work in Urdu up to my knowledge, so this article will be a qualitative addition to the research word.
Keywords: *Allama Ismail Haqqi (R-A)Tafsir Ishari , Tafsir Rooh Ul Byan, Methodology, Exegesis.*

تمہید:

سلسلہ وحی کی آخری کڑی، منبع ہدایت، شفائے امراض روحانی، وجہ عروج وزوالِ امم، کتاب اللہ یعنی قرآن مجید کے لفظاو معنانزول کا آغاز جس طرح آپ ﷺ پر رمضان المبارک کی مبارک گھڑیوں میں غار حرا سے ہوا اسی طرح اس

CC BY

کے ساتھ امر الٰہی سے اس کی تبین و تفصیل[1] اور تعلیم و تبلیغ[2] کی بھاری ذمہ داری آپ ﷺ کے مبارک کندھوں پر ڈال دی گئی۔ یہ بھاری ذمہ داری آپ ﷺ نے اپنے قول و فعل سے بحسن و خوبی سرانجام دی[3] اور قرآن مجید کے مفسر اول ٹھہرے[4] اور نہ صرف قرآن مجید کی نشر واشاعت، تبلیغ ورسالت اور تفسیر و تشریح خود بیان فرمائی بلکہ اس میدان میں قراء اور مفسرین صحابہ کرامؓ کی شکل میں ماہرین قرآن کی ایک پوری کھیپ چھوڑی جن میں ترجمان القرآن حضرت عبداللہ ابن عباسؓ جیسی شخصیت سر فہرست ہیں۔[5] دنیا سے رخصتی سے قبل تقریباً ڈیڑھ لاکھ صحابہ کرامؓ کی شکل میں اپنے عادل و چنیدہ گواہوں کو اس فریضے کی ادائیگی پر گواہ بنا کر چھوڑ دیا اور ساتھ میں انہی دوستوں کو قرآن وسنت پر جمے رہنے کی وصیت فرمائی اور ان کی ذمہ داری لگادی کہ مجمع میں موجود لوگ اس کو دوسروں تک پہنچادیں۔[6]

آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرامؓ نے بھی پوری جانفشانی، عزم، لگن اور جوش کے ساتھ قرآن مجید کی تفسیر و تشریح کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا اور اس میدان میں آپ ﷺ کے ارشادات اور حسب ضرورت اپنے اجتہادات کی روشنی میں نہ صرف پوری دیانتداری سے امت کی رہنمائی کا حق ادا کر دیا بلکہ مفسرین تابعین کی شکل میں امت کے لئے ہزاروں مفسرین کا ایک قیمتی و نایاب ورثہ چھوڑا۔[7]

تابعین کرامؒ نے عالم اسلام کے مکہ، مدینہ، کوفہ، عراق اور دیگر تمام اہم مراکز میں صحابہ کرامؓ کے تفسیری ارشادات اور اپنے اجتہادات کی روشنی میں علم تفسیر کو چار چاند لگادیئے[8] اور تفسیر قرآن کے ایک نئے دور کی بنیاد رکھی۔[9] اس کے بعد طبقہ مفسرینؒ نے تفسیر کو ایک باقاعدہ فن اور علم کی شکل دے دی اور علم تفسیر ایک مدون فن کی صورت اختیار کر کے اپنے برگ و بار پکڑنے لگی اور اس کی کئی شاخیں اور اقسام معرض وجود میں آئی۔[10]

تفسیر اشاری اقسام تفسیر میں سے ایک نمایاں قسم ہے جس کی روایت عہد نبوت سے لیکر عصر حاضر تک امت مسلمہ میں مسلسل چلی آرہی ہے جس پر مفسر اعظم ﷺ کے ارشادات، صحابہ کرامؓ کے فرمودات اور مفسرینِ عظام کا تفسیری ورثہ شاہد ہے۔ تفسیر اشاری پر مبنی علمی تراث میں علامہ اسماعیل حقیؒ نے اپنا حصہ تفسیر روح البیان کی شکل میں ڈالا ہے جو کہ انیس سو سے زائد تفسیری اشارات پر مشتمل ہے۔ زیر نظر آرٹیکل میں تفسیر اشاری کے حوالے سے ان کے منہج کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے کہ تفسیر اشاری کے لئے انہوں نے اپنی تفسیر روح البیان میں کیا منہج اختیار کیا ہے۔ میرے علم کے مطابق اردو زبان میں اب تک اس حوالے سے کوئی جامع کام نہیں ہوا ہے اس لئے یہ تحقیق علمی دنیا میں ایک مفید اضافے کا باعث ہوگی۔

تفسیر لغوی واصطلاحی مفہوم:

لغت میں تفسیر کا معنٰی بیان کرنا[11]، ظاہر کرنا و کھولنا[12] اور تفصیل کرنا[13] آتا ہے جبکہ اصطلاح میں اس کا مطلب

ہے "علم يبحث فيه عن القرآن الكريم من حيث دلالته على مراد الله تعالى بقدر الطاقة البشرية."[14] مطلب: تفسیر ایسا علم ہے جس میں کتاب اللہ قرآن مجید سے اس حیثیت سے بحث ہوتی ہے کہ انسانی بساط و طاقت کے بقدر مراد الٰہی کی (درست) تعین کی جائے۔

تفسیر اقسام: علمائے تفسیر نے تفسیر کی درجہ ذیل تین بنیادی اقسام بتلائی ہیں

(الف): تفسیر بالماثور:

یعنی ایسی تفسیر جس میں مراد الٰہی کی تعین خود قرآن مجید، حدیثِ رسول ﷺ یا کسی صحابیؓ کے قول سے کی گئی ہو۔[15]

قولِ تابعیؒ کے بارے میں علماء کرام کے مابین باہم اختلاف ہے کہ اس قسم میں شامل ہے کہ نہیں۔[16] اس کو تفسیر بالروایت اور تفسیر بالمنقول بھی کہا جاتا ہے۔ تفسیر بالماثور کا حکم یہ ہے کہ اگر دلائل کے ذریعے اس کی صحت ثابت ہو جائے اس پر عمل کرنا اور اس کا اتباع کرنا واجب ہے۔[17]

(ب): تفسیر بالرائ

یعنی ایسی تفسیر جس کی بنیاد رائے واجتہاد ہو۔[18] علمائے کرام کے ایک طبقے کے نزدیک ایسی تفسیر بالاطلاق ناجائز ہے جبکہ جمہور علماء اسے تفسیر بالرائے المحمود اور تفسیر بالرائے المذموم میں تقسیم کر کے پہلی قسم کو جائز اور دوسری کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔[19] تفسیر بالرائ المحمود سے مراد ایسی تفسیر ہے جو علوم اسلامیہ کے محقق عالم ربانی نے قرآن وسنت کی روشنی میں کی ہو جبکہ تفسیر بالرائ المذموم وہ تفسیر ہے جو باطل آراء واعتقادات کی تائید کے لئے محض اپنی خواہش اور رائے پر مبنی ہو۔[20] لہذا اگر ایسی تفسیر شرعی بنیاد پر استوار نہ ہو اس پر عمل کرنا حرام ہو گا۔ لیکن اگر لغوی و شرعی علوم کے حامل کسی شخص کی جانب سے ہو تو عمل کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔[21]

(ج): تفسیر اشاری:

تفسیر اشاری کی تعریف یوں کی گئ ہے: "هو تأويل القرآن بغير ظاهره لإشارة خفية تظهر لأرباب السلوك والتصوف ويمكن الجمع بينها وبين الظاهر والمراد أيضا."[22] یعنی اہل سلوک پر (ان کے مجاہدات اور صفائے باطن کے سبب) ظاہر ہونے والی اشارات پر مبنی ایسی تفسیر جو قرآن مجید کے ظاہری مفہوم سے ہٹ کر ہو لیکن (قرآن مجید کے ظاہر اور اس تفسیر کے درمیان باہم ٹکراؤ نہ ہو یعنی) دونوں کا جمع ہونا ممکن ہو۔ ان اشارات کو مجازاً تفسیر کہا جاتا ہے۔[23] مثلا: جیسے حبرامت، ترجمان القرآن عبداللہ ابن عباسؓ نے سورۃ النصر کی تفسیر میں یہ اشارہ اخذ فرمایا تھا کہ اس میں

حضور ﷺ کی دنیا سے رحلت کی جانب اشارہ تھا۔ فرمایا: «أَجَلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ»[24] ۔ابن عباسؓ کے اس تفسیر پر حضرت عمرؓ نے ان کی تصویب کی تھی اور بے حد حوصلہ افزائی فرمائی تھی۔

علمائے کرام کے ایک طبقے کے نزدیک ایسی تفسیر کرنا ناجائز جبکہ معتد بہ طبقہ اس کو شرائط کے ساتھ کمال ایمان اور محض عرفان سمجھتا ہے۔[25] مفسرین کرام نے تفسیر اشاری کا حکم یوں بتلایا ہے کہ اگر وہ لغتِ عربی کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو، اس کی صحت پر دال کوئی شرعی شاہد موجود ہو اور کوئی شرعی معارض بھی موجود نہ ہو تو ایسی تفسیر قابل قبول ہو گی وگرنہ رد کردی جائے گی۔[26] اس کی قبولیت سے مراد یہ ہے کہ اس سے انکار نہیں کیا جائے گا نا کہ اس پر عمل کرنا یا اس کا اتباع کرنا واجب ہے۔[27]

تفسیر اشاری کے قبول کے لئے مطلوبہ شرائط یہ ہیں:

علامہ صابونیؒ نے علمائے کرام کی آراء کی روشنی میں ان تمام شرائط کا عمدہ اور بہترین خلاصہ پیش کیا ہے جو کہ درجہ ذیل ہے۔

1. تفسیر اشاری اور قرآن کریم کے ظاہری معنٰی میں ٹکراؤ نہ ہو۔
2. اس میں قرآن کے ظاہری معنٰی کا انکار نہ ہو۔
3. وہ بعید اور دور از کار تاویلات سے عبارت نہ ہو۔
4. وہ شریعت مطہرہ اور عقل سلیم سے معارض نہ ہو
5. وہ عوام الناس کے اذہان کو تشویش میں ڈالنے والی نہ ہو۔[28]

ڈاکٹر حسین علی عکاش نے ان شرائط پر دو مزید شرائط کا اضافہ کیا ہے کہ:

1. تفسیر کنندہ علوم ظاہری میں کامل دسترس رکھتا ہو۔
2. تدین اور علمی پختگی کے ساتھ مضبوط عمل کا حامل ہو کیونکہ تفسیر اشاری کے لئے مطلوبہ صفائی قلب و باطن بدون مجاہدہ کے ناممکن ہے۔ یعنی ظاہری علوم کے ساتھ علم اللدنی یا وہبی علوم بھی اس کے مقتضیات میں سے ہیں۔[29]

لہذا اگر تفسیر اشاری ان شرائط پر پوری اترتی ہو تو تفسیر مقبول اور مفسر اللہ تعالیٰ کا مقرب و برگزیدہ بندہ شمار ہو گا۔ لیکن اگر تفسیر اشاری میں مطلوبہ شرائط کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو پھر ایسی تفسیر گمراہی اور زندقہ کا سبب بن جاتی ہے، جیسا کہ باطنیہ، قادیانیوں، اور دیگر اہل باطل نے اس کی آڑ میں کتاب اللہ کے ساتھ کھلواڑ کی ہے۔

علامہ اسماعیل حقیؒ مختصر تعارف:

اس کے مصنف کا پورا نام ابو الفداء اسماعیل حقی بن مصطفیٰ استنبولی حنفی خلوتیؒ ہے۔[30] عقیدتاً ماتریدی اور مسلکاً حنفی

تھے۔[31] آپؒ بہت بڑے مصنف، محقق، فقیہ اور صوفی تھے۔علوم ظاہری و باطنی دونوں میں بیک وقت ید طولیٰ رکھتے تھے۔آپؒ پیر کے دن ذی القعدۃ سن 1063 ہجری[32] کو ایدوس بلغاریہ[33] میں پیدا ہوئے۔[34] پھر قسطنطنیہ اور بروسہ میں سکونت اختیار کی یہاں تک کہ سن 1127ھ میں بروسہ میں وفات پائی۔[35] آپ کی تقریباً چالیس شہرہ آفاق کتب میں سے بعض درجہ ذیل ہیں: الرسالہ الخلیلیہ فی التصوف، کتاب الذکر والشرف، وسیلۃ المرام، حاشیہ علی تفسیر سورۃ النبا للبیضاوی وغیرہ۔

تفسیر روح البیان کا مختصر تعارف:

روح البیان فی تفسیر القرآن علامہ اسماعیل حقی کی ایک شاہکار تصنیف ہے جس کو تفسیر اشاری میں شمار کیا جاتا ہے۔چونکہ اسماعیل حقی خود بہت بڑے عالم و صوفی تھے اس لئے اس تفسیر میں انہوں نے جہاں عالمانہ تفسیر کی ہے اور لغت، عقائد، فقہ، حدیث، رد فرق ضالہ اور دیگر فنون کو زیر بحث لایا ہے وہاں پر اخلاق، فلسفہ اخلاق، آداب و سلوک، نفس، کشف و کرامات، الہام اور خرق عادت امور جیسے اعلیٰ وارفع عارفانہ مباحث اور صوفیانہ اسرار و رموز کو بھی ذکر کیا ہے۔اس لحاظ سے یہ حنفی مسلک میں تفسیر ظاہری اور تفسیر باطنی کی ایک جامع تفسیر ہے۔اس میں وافر مقدار میں تفسیری اشارات مذکور ہیں۔

بنیادی طور پر یہ چار جلدوں میں لکھی گئی تھی لیکن آج کل دار الفکر بیروت-لبنان، مکتبہ امدادیہ کوئٹہ-پاکستان اور دار الکتب العلمیہ بیروت-لبنان سے عبد اللطیف حسن عبد الرحمٰن اور شیخ احمد عبید کی تحقیق کے ساتھ دس جلدوں میں شائع ہو رہی ہے۔علامہ محمد علی صابونیؒ نے تنویر الاذہان من تفسیر روح البیان کے نام سے چار مجلدات میں اس کی بہترین تلخیص کی ہے جو لائق مطالعہ ہے۔تنویر الاذہان دار القلم-دمشق سے زیور طبع سے آراستہ ہوئی ہے۔

منہج کا لغوی مفہوم:- لفظ منہج، نون، ھاء اور جیم کے حروف اصلی سے بنا ہے۔لغت میں واضح رستے کو منہج کہا جاتا ہے۔[36]

تفسیری منہج کی اصطلاحی تعریف:

"هو الطريق التى يسلكها مفسركتاب الله عزوجل،علىٰ وفق خطوات مرتبة يسير عليها للوصول الى تحقيق تفسير الكتاب وفقا لمجموعة من الافكار يعنى بتطبيقيها،وابرازها من خلال تفسيره"[37] ترجمہ: تفسیری منہج کسی مفسر قرآن کا اپنایا گیا طریقہ کار ہے جو منظم و مرتب خطوط پر استوار شدہ ہو، جس پر چل کر تفسیر کے دوران وہ اپنے افکار کی تطبیق اور اظہار کرتا ہے۔

تفسیر روح البیان کا اجمالی منہج:

تفسیر روح البیان کا شمار ویسے تو اشاری تفاسیر میں کیا جاتا ہے لیکن ایک سرسری نگاہ ڈالنے والے قاری پر بھی یہ

حقیقت منکشف ہو جاتی ہے کہ اس میں تفسیر ظاہری کا بھی خوب لحاظ رکھا گیا ہے۔اسی طرح جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا اسلوب داعیانہ، واعظانہ اور ناصحانہ ہونے کے ساتھ ساتھ عالمانہ اور محققانہ بھی ہے۔علامہ حقیؒ نے اپنی تفسیر میں جو عمومی منہج اختیار کیا ہے سب سے پہلے اس کو اجمالاً ذکر کر کے پھر اپنے مطلوبہ یعنی تفسیر اشاری میں ان کا اختیار کردہ منہج کا جائزہ لیا جائے گا۔پس عمومی یا تفسیر ظاہری یا میں ان کا منہج اجمالاً کچھ یوں ہے۔

1. تفسیر شروع کرتے ہوئے پہلے مکانِ نزول کا ذکر کرتے ہیں کہ زیر تفسیر سورت مکی سورت ہے یا مدنی۔
2. زیر تفسیر سورت میں تعدادِ آیات کا ذکر کرتے ہیں کہ اس سورت میں کل کتنی آیات ہیں؟
3. مکی سورتوں میں آیات مدنیہ اور مدنی سورتوں میں آیات مکیہ کی نشاندہی فرماتے ہیں۔[38]
4. اس سورت کی بابت وارد شدہ فضائل ذکر کرتے ہیں، جس میں بعض اوقات کمزور روایات بھی آجاتی ہیں۔بعض دفعہ اپنے تجربات کی بنیاد پر سورت کی تاثیر کا بھی ذکر کر دیتے ہیں۔[39]
5. سبب نزول کے بیان کا بھی اہتمام فرماتے ہیں۔[40]
6. تفسیر کرتے وقت آیت کی چھوٹے حصوں میں تقطیع کر کے اس کی تفسیر فرماتے ہیں۔لغوی[41]، اشتقاقی، صرفی و نحوی[42] اور بلاغی[43] تحقیق کے ساتھ ساتھ فقہی احکام[44] کو بھی زیر بحث لاتے ہیں۔تفسیر ظاہری میں تفسیر بالماثور[45] اور تفسیر بالرائ دونوں کا اہتمام کرتے ہیں۔
7. تفسیر میں وعظ و نصیحت کا خوب اہتمام فرماتے ہیں۔[46]
8. جا بجا جبریہ، قدریہ، مشبہ اور دیگر فرق ضالہ پر خوب گرفت فرمائی ہے جن میں معتزلہ سر فہرست ہے۔جادہ حق سے منحرف غالی صوفیاء کی بھی خوب خبر لی ہے۔[47]
9. دیگر قراءات کو بھی حسب ضرورت بیان کرتے ہیں۔[48]
10. دورانِ تفسیر انتہائی عمدہ، عالمانہ اور محققانہ علمی نکات و فوائد ذکر کرتے ہیں جس سے تفسیر کی قدر و منزلت بڑھ جاتی ہے اور قاری کے علمی سطح بلند ہو جاتی ہے۔
11. صوفیائے کرام کے وعظ و نصیحت پر مشتمل اشعار کی موتیوں کو جا بجا تفسیر میں احسن طریقے سے پروتے ہیں جس کے پڑھنے دل و دماغ پر خوشگوار اثرات مرتب ہو جاتے ہیں۔[49]
12. اپنی تفسیر میں فارسی زبان سے بھی خوب کام لیا ہے[50] اور گاہے بگاہے ترکی زبان میں طویل ابحاث ذکر کی ہیں۔
13. جہاں کہیں کوئی علمی اشکال بنتا ہو فان قلت یا وان اعترض سے اسے خود وارد کر کے پھر اس کا انتہائی تسلی بخش اور کافی و شافی جواب عنایت فرما دیتے ہیں۔[51] تفسیر کی دیگر خصوصیات کے ساتھ یہ والی خصوصیت انتہائی توجہ طلب

ہے۔

14. اسرائیلیات کو بھی کافی مقدار میں بیان کیا ہے۔[52] جس سے تفسیر پر منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

15. آخر میں وفی الآیۃ اشارۃ کے لفظ سے آیت کی تفسیر اشاری فرماتے ہیں۔

تفسیر روح البیان میں علامہ حقیؒ کا تفسیرِ اشاری کے حوالے سے منہج: روح البیان میں تفسیر اشاری کے حوالے سے علامہ حقیؒ نے جو منہج اختیار کیا ہے اس کے تذکرے سے قبل ضروری ہے کہ تفسیر اشاری کے حوالے سے ان کی رائے کو جان لیا جائے۔ تاکہ واضح ہو جائے کو وہ اس کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس کو کیا مقام و مرتبہ دیتے ہیں۔

علامہ حقیؒ کے نزدیک تفسیر اشاری کا مفہوم و مصداق: علامہ صاحبؒ نے اگرچہ تفسیر اشاری کی کوئی جامع مانع تعریف ذکر نہیں کی ہے البتہ ان کی تصریحات کا تتبع کر کے ان کے نزدیک اس کے خدوخال کا اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں۔ مثلاًان کے نزدیک درست اور قابل قبول اشارات وہ ہیں جس کی حقیقت کی گواہی کتاب وسنت سے ملتی ہو۔ ان کے بقول یہ وہ اشارات ہیں جو اہل وصول حضرات کو الہام شدہ ہوں نا کہ ملحدین اور جہلاء صوفیاء کی خواہشات کا ترجمان اشارات جن کے وہ مدعی ہوں۔ یہ کسی طور پر بھی اشارات کے قبیل سے نہیں ہیں۔[53] اسی طرح ان کے نزدیک اہل قبلہ میں سے معتزلہ اور شیعہ اہل ہویٰ میں سے ہیں کیونکہ یہ کتاب وسنت کی اپنی خواہشات کے موافق تفسیر و تشریح کر کے جمہور اہل سنت کی مخالفت کرتے ہیں۔۔ البتہ آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ سے اخذ کردہ وہ اشارات جو شرع شریف کے موافق ہوں وہ خواہشات کی پیروی نہیں بلکہ عرفانِ محض ہے۔[54]

لہذا ان آراء سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ علامہ حقیؒ کے نزدیک وہ اشارات قابل قبول ہے جس کی شریعت اور قرآن وسنت سے موافقت ہو اور ان کی حقیقت کی کوئی شرعی بنیا ہو جبکہ خواہشات نفسانی اور ہوائے نفس کی بنیاد پر ذکر کردہ اشارات کی کوئی حیثیت نہیں۔

علامہ حقیؒ کا تفسیرِ اشاری کے حوالے سے طرز عمل: علامہ حقیؒ تفسیر ظاہری سے فراغت کے بعد تفسیر اشاری کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس کے لئے "فیہ اشارۃ" یا "ففی ھذہ الاشارۃ" یا "آلآیۃ تدل" یا "من الِاشارات" جیسے الفاظ لا کر تفسیر اشاری کا آغاز کر دیتے ہیں۔ علامہ حقیؒ خود بھی تفسیر اشاری فرماتے ہیں اور اپنے پیش رو صوفیاء مفسرین کے اقوال سے بھی خوب اعتنا فرماتے ہیں جن میں شیخ اکبر شیخ محی الدین ابن عربیؒ، صاحب رسالہ قشیریہ علامہ ابوالقاسم عبدالکریم قشیریؒ، شیخ افتادہ آفندیؒ اور دیگر کبار صوفیاء شامل ہیں۔ آپ علیہ الرحمہ نے روح البیان میں زیادہ تر اشارات نجم الدین دایہ رحمہ اللہ کی تفسیر التاویلات النجمیۃ سے نقل کئے ہیں۔

تفسیر بیان القرآن میں تفسیر اشاری سے علامہ حقیؒ کے پیش نظر مقاصد: علامہ اسماعیل حقیؒ تفسیر اشاری فرماتے ہوئے کئی امور و مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہیں، جن میں چند کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

1. **سالکینِ راہ سلوک کی تربیت:**

چونکہ شیخ اسماعیل حقیؒ خود کبار صوفیاء میں سے تھے اور اپنے وقت کے جلیل القدر شیخ اور مربی تھے اس لئے ان اشارات کے ضمن میں سالکینِ راہِ سلوک کی خوب رہنمائی فرماتے ہیں اور اخلاقِ حمیدہ کے حصول اور اخلاقِ رزیلہ سے اجتناب کی خوب تلقین فرماتے ہیں۔ راہ سلوک کے تقاضوں اور مقامات کی خوب وضاحت فرماتے ہیں۔ تصوف کے آداب و احکام پر خوب خامہ فرسائی فرماتے ہیں۔ **مثال**

أ. ﴿-- م يا عيسى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرافِعُكَ إِلَيَّ ﴾[55] ترجمہ: اے عیسیٰ میں تجھے پورا پورا لینے والا اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔۔ فرماتے ہیں اس میں اشارہ ہے ۔۔۔ کہ جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھالئے گئے تو شہوات ،غضب اور اخلاق ذمیمہ کے زائل ہونے میں فرشتوں کی مانند ہوگئے پس سالک کو بھی چاہیے کہ اپنے آپ کو خواہشات سے بچائے رکھے اور راہ ہدایت کی پیروی کرتا رہے۔ آیات اور ذکرِ حکیم سے عبرت پکڑے تاکہ دائمی نعمتوں کا مستحق ٹھہرے اور ظلم سے بچتا رہے۔[56]

2. **وعظ و نصیحت اور عبرت و موعظت کی ترغیب:**

علامی اسماعیل حقیؒ نے تفسیر اشاری کے ضمن میں خوب وعظ و نصیحت فرمائی ہے۔ دنیا کی بے ثباتی کے اظہار، آخرت کی تیاری کی ترغیب اور رب تعالیٰ کے سامنے جوابدہی کے احساس کی بیداری کی خوب کوشش فرمائی ہے۔ فکر آخرت رکھنے والوں کی خوب تحسین اور دنیا پرستی کی انتہائی مذمت بیان فرمائی ہے۔ مثلاً

أ. ﴿ -- وَما أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا ما ذَكَّيْتُمْ ﴾[57] ترجمہ: (اور حرام ہے کھانا اس میں سے) جو شکار کرے درندے مگر وہ (شکار جو تم (مرنے سے پہلے) ذبح کرو۔۔ اشارۃ: اس میں یہ اشارہ ہے کہ بقدر ضرورت دنیا کے علاوہ ان ظالم درندہ صفت لوگوں کی روش سے محترز رہو جو دنیائے مردار پر کتوں کی طرح جھپٹ پڑتے ہیں اور فاسد طمع کے پنجوں سے اسے بھنبھوڑتے ہیں۔[58]

3. **ایمان وایقان میں اضافہ:** علامہ حقیؒ تفسیر میں ایسے اشارات کے اہتمام فرماتے ہیں جن سے ایمان کو تازگی اور جلاء ملتی ہے اور ایمان وایقان میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مثال

أ. ﴿ فقال إِنَّما هُوَ إِلهٌ واحِدٌ ﴾[59] ترجمہ: کہا بے شک وہ ایک ہی الٰہ ہے۔۔ اشارہ: یہاں یہ اشارہ ہے کہ کہ

ضرر دور کرنے والی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ پس جس نے اسے مسبب الاسباب سے قطع نظر کرتے ہوئے محض اسباب سے دور کرنے کا ارداہ کیا پس تحقیق اس نے شرک کا ارتکاب کیا۔ کیا آپ نہیں جانتے کے جب بادشاہ کا وکیل آپ کی حاجت براری کرتا ہے تو، تو اگرچہ اس کے فعل کا شکر گزار رہتا ہے لیکن درحقیقت تو سلطان کے لئے دعا کرتا ہے کہ جس نے اس وکیل کو اس طرح اختیار سونپا تھا۔ پس آپ کی حاجت براری درحقیقت سلطان کی طرف سے ہوئی ہے اس لحاظ سے کہ اس کا فعل اسباب کے پردے سے ورے ہیں نہ کہ اسباب کے ذریعے۔ پس خوب جان لیجئے۔[60]

4. **باطل عقائد اور فاسد افکار کی اصلاح:** علامہ حقیؒ ایک نبض شناس طبیب کی طرح تفسیری اشارات کے تحت مسلمانوں میں در آنے والے باطل عقائد اور فاسد افکار کی تشخیص کرتے ہیں اور ان پر خوب رد فرما کر اس سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔ مثال

اَ. ﴿ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ- ﴾[61] ترجمہ: اور وہ لڑتے ہیں ذات اللہ کے بارے میں۔۔ اشارہ: ۔ اس آیت میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں لڑنے والے جیسا کہ فلاسفہ، یونانی حکما جنہوں نے انبیاء کرام کی پیروی نہیں کی، ان پر ایمان نہیں لائے اور نقل کی بجائے محض عقل کی پیروی کی اور اسی طرح بعض نفس پرست بدعتی متکلمین جن کی قبولِ حق کی استعداد کو قہرِ الٰہی کی بجلی نے جلا کے رکھ دی ہے، اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑے کرنے لگ گئے کہ آیا وہ فاعل مختار ہے یا موجب بالذات ہے لا بالاختیار۔ اسی طرح اس کی صفات میں جھگڑنے لگے کہ آیا اس کی ذات کے لئے صفات ہیں جو اس سے قائم ہوں؟ یا وہ قادر بالذات ہے اور اس کی کوئی صفات نہیں۔۔ اور اسی طرح دیگر کافرانہ راہ حق سے ہٹانے والے گمراہانہ شبہات۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑنے والے اس کے شدید عذاب اور پکڑ کا میں آئیں گے۔[62]

مواضعِ تفسیر اشاری: تفسیر روح البیان کا بغور جائزہ لیا جائے تو درجہ ذیل مواضع ایسے ہیں جس میں علامہ اسماعیل حقیؒ تفسیر اشاری کا اہتمام فرماتے ہیں۔

1- حروف مقطعات میں تفسیر اشاری: علامہ حقیؒ کا معمول ہے کہ فواتح السور یا حروف مقطعات میں میں نہایت ہی دلنشین نکات پر مبنی تفسیر اشاری فرماتے ہیں۔ مثال:

اَ. "طہ" طاء اور ھاء میں اشارہ ہے اس طرف کہ آپ ﷺ لوگوں کے لیے شفاعت کا طالب اور انسانیت کے لئے ہادی ہیں۔[63]

ب. "طس" تاویلات نجمیہ میں ہے کہ طاء سے اس کے محبوبین کے قلوب کے طیب ہونے کی طرف اشارہ ہے اور

سین سے اس کے اور اس کے محبوبین کے قلوب کے مابین سر اور راز و نیاز کی طرف اشارہ ہے۔[64]

2۔علامہ حقیؒ کا مفرد کلمات کی تفسیر میں تفسیر اشاری: علامہ اسماعیل حقیؒ کا یہ بھی معمول ہے کہ مفرد کلمات کو لے کر اس کی تفسیر میں اشارات کا ذکر کرتے ہیں جو کہ انتہائی نفیس اور عمدہ مطالب پر مشتمل ہوتے ہیں۔مثال:

أ. "صدقہ" کا لفظ چار حروف سے بنا ہے جس میں ہر حرف ایک مطلب و معنٰی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔صدقہ کا حرفِ صاد سے "صد" یعنی دیوار/بند کی طرف اشارہ ہے جو کہ صدقہ دہندہ اور دنیا و آخرت میں آنے والی مصائب و مشکلات کے درمیان صد یعنی آڑ بن جاتا ہے۔حرف دال "دلیل" کی طرف اشارہ کرتا ہے گویا صدقہ دہندہ کو جنت کی راہ دکھاتا ہے۔قاف سے اس طرف اشارہ ہے کہ صدقہ موجبِ قربِ الٰہی ہے۔اسی طرح ھاء ہدایت الٰہی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔[65]

3-علامہ حقیؒ کا کامل جملوں کی تفسیر میں تفسیرِ اشاری: علامہ اسماعیل حقیؒ مکمل جملوں کے ضمن میں بھی تفسیر اشاری کرتے ہیں۔سب سے زیادہ اسی نوعیت کی تفسیر اشاری ہے کہ آیت کی تقطیع کر کے ہر حصے کی پہلے تفسیر ظاہری اور پھر تفسیر اشاری کر دیتے ہیں۔مثال

أ. ﴿وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَما كَفَرُوا---﴾[66]**۔ترجمہ:** یہ چاہتے ہیں کہ تم بھی ان کی طرح کفر اختیار کرو۔اشارۃ: اس میں اشارہ ہے کہ جو دوسروں کے لئے کفر پسند کرتا ہے یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کے باطن میں کفر ہے اگرچہ بظاہر مسلمان پھرتا ہے کیونکہ وہ دونوں کو ایک ہی عقیدے پر دیکھنا چاہتا ہے۔اور یہ انسان کی خاصیت ہے کہ وہ پسند کرتا ہے کہ تمام لوگ اس کے مذہب، عقیدے اور دین پر آجائے۔[67]

4۔مکمل آیت کی تفسیر اشاری ذکر کرنا: علامہ اسماعیل حقیؒ مکمل آیت کی یکساتھ بھی تفسیر اشاری کرتے ہیں خواہ آیت کا تعلق احکام سے ہو، قصص سے ہو یا کسی اور موضوع سے۔

اقسام آیات بلحاظ مضامین: ویسے علامہ اسماعیل حقیؒ تو ہر نوع کی آیت کی تفسیر اشاری فرماتے ہیں لیکن چند نمایاں اور قابل ذکر اقسام درجہ ذیل ہیں۔

5۔احکام سے متعلق آیتوں کے ضمن میں تفسیر اشاری: آیات الاحکام جس سے عموما تفاسیر میں فقہی ابحاث کی جاتی ہیں اور اس میں سے اشارات کا استنباط ایک مشکل کام ہے لیکن علامہ حقیؒ اس نوع کی آیات کی تفسیر میں فقہی مباحث کے ساتھ ساتھ انتہائی عمدہ اور دلنشیں اشارات بھی پیش فرماتے ہیں جس سے قاری کے دل و دماغ پر خوشگوار اثرات مرتب ہو کر ذوق مطالعہ کو مہمیز ملتی ہے۔ساتھ میں علامہ حقیؒ کی نکتہ رس ذہن اور قلب صفا کو داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔مثال:

أ. ﴿ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ---﴾[68]**۔ترجمہ:** پس دھولو چہرے اپنے۔وہ چہرے جسے دنیا کی طرف متوجہ کیا ہوا تھا اور

جسے غیر اللہ کی طرف متوجہ کر کے گندا کر رکھا ہے۔۔ پس اسے توبہ و استغفار کے آب سے اسے خوب دھولو۔[69]

6۔ قصص سے متعلق آیات کے ذیل میں تفسیری اشارات کا ذکر: علامہ اسماعیل حقیؒ نے قصص سے متعلق آیات کی تفسیر میں اشارات سے خوب اعتناء کیا ہے اور اس میں ایسے نفیس، عمدہ اور باریک تفسیری اشارات ذکر کئے ہیں جو ایمان وایقان میں اضافے کا باعث بن کر عمل پر ابھارتے ہیں۔ مثال

أ. ﴿ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ ---﴾[70] ۔ترجمہ: پس انہوں نے غار میں پناہ لی۔ اس میں یہ اشاری ہے کہ ان مشائخ کی صحبت اختیار کی جائے جو خلوت گزینی اور راہ سلوک کے ماہر ہیں۔[71]

7۔ امثال سے متعلق آیات کے ذیل میں تفسیری اشارات کا ذکر

قرآن مجید کی جن آیات میں مثالیں مذکور ہیں ان کی توضیح و تفسیر میں علامہ صاحب انتہائی وجد آفریں اشارات پیش فرماتے ہیں۔ مثال:

ب. ﴿ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ.---﴾[72] ۔ترجمہ: پس اس کی مثال مکڑی جیسی ہے۔ اس میں اشارہ ہے اس جانب کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست بنا لیتے ہیں اور اس پر اعتماد کر لیتے ہیں جیسا کہ مؤمنین کا شیوہ ہے تو ان کی مثال اس شخص جیسی ہے جو مضبوط پتھر سے گھر بنائے، اس کے گرد مضبوط فصیل بنائے جو اس میں رہنے والوں کو ہر قسم کی شر ور سے بچائے رکھے اور اس کے اوپر مضبوط چھت ڈال دے جو گرمی سردی سے بچائے رکھے۔[73]

علامہ اسماعیل حقیؒ کے تفسیر اشاری میں مؤیدات: علامہ اسماعیل حقیؒ اپنے تفسیری اشارات کو مزید مؤثر اور مضبوط بنانے اور اس میں وزن پیدا کرنے کے لئے مختلف النوع مؤیدات پیش کرتے ہیں جس کی تفصیل ذیل میں ذکر کر دی جاتی ہے۔

1۔ کتاب اللہ کی آیات کو بطور مؤید پیش کرنا: علامہ اسماعیل حقیؒ کا جب کسی آیت کی تفسیر میں کوئی اشارہ ذکر فرماتے ہیں تو بعض اوقات اس اشارے کی حقیقت کی تائید کے لئے قرآن مجید کی دوسری آیت پیش فرمادیتے ہیں جس سے پیش کردہ اشارے کو مزید تقویت مل جاتی ہے اور اس کے وزن میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مثال:

أ. ﴿ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ يَدَاكَ وَأَنَّ ٱللَّهَ لَيۡسَ بِظَلَّٰمٖ لِّلۡعَبِيدِ﴾[74] ۔ترجمہ: یہ تیرے ہاتھوں کی کمائی کے سبب ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا۔ اشارہ: اس آیت میں اشارہ ہے کہ بندے غیر اللہ کی عبادت اور اس سے طلب کی وجہ سے خود اپنے اوپر ظلم ڈھاتے ہیں جیسا کہ ارشاد ہے: ﴿ وَما ظَلَمْناهُمْ وَلكِنْ كانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ﴾[75] ۔یعنی ہم نے ان کے اوپر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا۔

[76]اس مقام پر علامہ حقیؒ نے تفسیر اشاری کی تائید قرآن مجید کی دوسری آیت سے کرلی ہے۔

2۔احادیث مبارکہ کو بطور مؤید پیش کرنا: علامہ اسماعیل حقیؒ تفسیر اشاری کے لئے جس طرح آیات کو بطور تائید پیش کرتے ہیں اسی طرح احادیث مبارکہ کو بھی بطور شرعی تائید ذکر کرتے ہیں تاکہ تفسیر اشاری کو تقویت ملے۔ مثلاً

أ. ﴿ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ ---﴾[77]۔ ترجمہ: ۔اور تحقیق آپ سے پہلے بھی رسولوں پر ہنسا گیا۔ یہاں اشارہ ہے کہ انبیاء کرام اور اولیاء عظام پر ہنسنا اور ان کا مذاق اڑانا بد بختی اور شقاوت کی علامات میں سے ہے۔جیسا کہ حدیث قدسی ہے "من عادى لى وليا فقد بارزني بالمحاربة "[78]یعنی جو کوئی میرے کسی ولی سے دشمنی مول لیتا ہے وہ مجھے جنگ کے لئے للکارتا ہے۔[79]یہاں تفسیر اشاری کی تائید کے لئے مندرجہ بالا حدیث مبارکہ لے آئے۔

3۔آثار صحابہؓ کو بطور مؤید پیش کرنا: علامہ اسماعیل حقیؒ کا یہ بھی طریقہ ہے کہ تفسیر اشاری کرنے کے بعد اس کی تائید میں کسی صحابیؓ کا قول پیش کردیتے ہیں۔ مثلاً

أ. ﴿ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى ---﴾[80] ترجمہ: ۔ اور تم دیکھو گے (قیامت کے دن) ان لوگوں کو نشہ چڑھا ہوا حالانکہ حقیقتاً وہ نشہ کئے ہوئے نہیں ہوں گے۔اشارہ: اگرچہ دنیاوی اور اخروی شکلیں ایک جیسی نظر آتی ہے لیکن حقیقت میں وہ ایک نہیں ہوتیں۔اسی وجہ سے ابن عباسؓ کا فرمان ہے: "لا يشبه شيء مما في الجنة شيئا مما في الدنيا الا بالاسم " ترجمہ: ۔ جنتی چیزیں دنیاوی چیزوں سے فقط نام میں مشابہت رکھتی ہے (نہ کہ حقیقت میں)[81]اس جگہ تفسیر اشاری کے لئے بطور تائید قولِ صحابیؓ کو پیش فرمایا۔

4۔صوفیائے کرام کے اقوال کو بطور مؤید پیش کرنا: علامہ اسماعیل حقیؒ کا یہ بھی معمول ہے کہ اپنی تفسیر اشاری کے لئے پیش رو صوفیائے کرام کے اقوال بکثرت لاتے ہیں۔ زیادہ تر اقوال نجم الدین دایہؒ کے لاتے ہیں۔ مثلاً:

أ. ﴿ قُلْ كُلٌّ مُتَرَبِّصٌ -----﴾[82]۔ ترجمہ: ۔(اے حضور) آپ بتادیجئے کہ ہر ایک تاک میں ہے پس تم بھی تاک میں رہو۔اشارہ: اس میں اشارہ ہے ان ہدایت یافتہ افراد کی طرف جنہوں نے راہ سلوک قطع کیا اور ماسوا سے رخ پھیر کر اس تک پہنچے۔ جیسا کہ علامہ خجندیؒ کا فرمان ہے کہ ماسوا سے رخ پھیرے بغیر اس تک پہنچنا محال ہے۔ پس ماسوا سے نظریں پھیر کر اس تک پہنچ جائیں۔[83]علامہ حقیؒ نے اس مقام پر علامہ خجندیؒ کے فرمود کو بطور تائید پیش کیا۔

5۔حکما کے اقوال کو بطور تائید پیش کرنا: علامہ اسماعیل حقیؒ جابجا حکما و عقلا کے اقوال کو بھی تفسیر اشاری

کی تائید کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً: یہاں اشارہ ہے کہ سوناجاگنا نمونہ ہے مرنے اور جی اٹھنے کا۔ حضرت لقمان حکیم کا ارشاد ہے کہ اے پسر! جس طرح سونے کے بعد اٹھنا ہے اسی طرح مرنے کے بعد جینا ہے۔[84]

6۔ منتخب اشعار کو بطور مؤید پیش کرنا: علامہ اسماعیل حقیؒ کا طریقہ ہے کہ تفسیر اشاری کی تائید کے لئے بکثرت اشعار کو پیش کرتے ہیں۔ خاص طور پر فارسی صوفی شعراء کے اشعار۔ مولانا رومؒ، شیخ سعدی شیرازیؒ، عبدالرحمٰن ملا جامیؒ، صائبؒ اور حافظ شیرازیؒ وہ صوفی شعراء ہیں جن کے اشعار علامہ حقیؒ بکثرت بطور تائید نقل کرتے ہیں۔

أ. ﴿ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا -----﴾[85]۔ ترجمہ: ۔(غسل کے ذریعے) حالت جنابت سے خوب پاکی حاصل کرو۔ وجوبِ غسل میں اشارہ اور تنبیہ ہے دل اور روح کی طہارت کے حصول کی جانب۔ اس لئے کہ یہ دنیاوی لذات کی گرویدگی سے ناپاک ہو جاتے ہیں، پس توبہ کے آنسو، اختیار ندامت، اخلاص کے پانی سے اس کو غسل دینا لازم ہو جاتا ہے۔ شیخ سعدیؒ نے کیا خوب کہا ہے:

کرا جامه پاکست وسیرت پلید ... در دوزخش را نباید کلید

جو شخص اپنا لباس تو اجلا رکھے لیکن سیرت و کردار کو میلا کچیلا اور گندا رکھے تو یہ ظاہر کی صفائی اسے دوزخ کی آگ سے چھٹکارا نہیں دے گی۔

7۔ قصص و واقعات کو بطور مؤید پیش کرنا: علامہ اسماعیل حقیؒ تفسیر اشاری کی تائید کے لئے مختلف قصص و واقعات ذکر کرتے ہیں جن میں بعض اوقات ان سے پیش آمدہ واقعات و حادثات بھی ہوتے ہیں۔ البتہ بعض دفعہ کچھ بے سند واقعات بھی لے آتے ہیں جس سے تفسیر کا حسن دھندلا جاتا ہے۔ مثال:

أ. ﴿-- وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ -----﴾[86]۔ ترجمہ: ۔اے محبوب! پہنچادیجئے جو اترا آپ کی جانب۔۔اور اللہ تعالیٰ بچائے رکھے گا تجھے لوگوں (کے شر وایذاء رسانی) سے۔ یہاں اشارہ ہے کہ جو خالق کے حکم پر چلے گا اللہ تعالیٰ اس کو مخلوق کے شر وایذاء رسانی سے حفاظت فرمائے گا جیسا کہ غار حرا میں حضور ﷺ اور (یارِ غار و مزار) ابو بکرؓ کی حفاظت فرمائی تھی۔

8۔ فقہی احکام و جزئیات کو بطور مؤید پیش کرنا: علامہ اسماعیل حقیؒ بعض اوقات اپنی تفسیر اشاری کی تائید کے لئے کسی فقہی جزئیہ کو پیش کر دیتے ہیں جو ان کی گہری فقہی بصیرت، عمیق مطالعے اور نکتہ رس ذہن پر دال ہے۔ بلاریب ایسا عمدہ اور نفیس کام بغیر تائید الٰہی اور خصوصی توفیق کے ناممکن ہے۔ مثلاً:

أ. ﴿-- وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ﴾[87]۔ ترجمہ: ۔اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان کو عذاب دے ان کے (مال اور اولاد) کے ذریعے اور ان کی جانیں نکلیں کفر کی حالت میں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ چاہنا کہ یہ لوگ کفر کی موت مرے اشارہ ہے اس

طرف کہ کسی موذی و شریر شخص کی کفر کی موت مرنے پر راضی رہنا جائز ہے۔ جیسا کہ فقہائے اسلام نے تصریح کی ہے کہ کسی ظالم شخص کو یہ بد دعا دینا کہ "اللہ تعالیٰ تجھے کفر کی موت مارے" یا یوں بد دعا دے کہ "اللہ تعالیٰ آپ کا ایمان سلب کر دیں" تو اس سے کفر کا ارتکاب لازم نہیں آئے گا در حالیکہ وہ اس امر کو مستحسن اور جائز نہ سمجھ رہا ہو بلکہ یہ خواہش رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس ظالم سے اس کا ایمان سلب کرے تاکہ اس سے ظلم اور مخلوق خدا کو اذیت پہنچانے کا بدلہ چکالے۔[88] اس مقام پر تفسیر اشاری کے لئے بطور تائید فقہاء کا قول پیش فرمایا۔

9- پچھلی شریعتوں اور کتب سابقہ سے مؤید پیش کرنا: علامہ اسماعیل حقیؒ نے تفسیر اشاری کی تائید کے لئے جا بجا امم سابقہ کی کتب سے بھی استفادہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ البتہ ایسا بہت کم ہے۔ مثلاً:

أ. ﴿۔۔ وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ﴾[89] **۔ترجمہ:** اور ہم ہیں اسی کے عبادت گزار۔۔۔ **اشارہ:** عارفین، رب تعالیٰ کی عبادت شوقِ جنت یا خوفِ جہنم کی وجہ سے نہیں بجالاتے۔ زبور شریف میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ بھلا اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو جنت کے طمع یا جہنم کے خوف کی وجہ سے میری عبادت بجالائے؟ اگر میں جنت یا جہنم کی تخلیق نہ کرتا تو کیا میں اس لائق نہ تھا کہ میری بندگی و عبادت کی جاتی؟[90]۔ اس مقام پر علامہ حقیؒ تائید اًزبور شریف سے قول لے آئے۔

10- کشف و کرامات اور خوابوں کو بطور مؤید پیش کرنا: علامہ اسماعیل حقیؒ نے جا بجا تفسیر اشاری کی تائید کے لئے اپنے اور دیگر حضرات کے

کشف و کرامات اور منامات کو بطور تائید پیش کیا ہے۔ مثلاً:

أ. ﴿إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا﴾[91] **۔ترجمہ:** مگر قول سلامتی سلامتی کا۔۔۔ اشارہ: مقربین کو ملنے والی جنتیں ہر قسم کی کدورت سے پاک ہوگی۔ جنت کے باسی حق سے کہیں گے اور حق سے سنیں گے۔ رب تعالیٰ نے ان پر صفتِ سلام کی تجلی فرمائی ہے جو امن و سلامتی کی ضامن ہے۔ فقیر کا کہنا ہے کہ میں نے بحمد اللہ حرمین شرفین میں ارواح کا طواف کرنے، دعا و سلام پڑھنے کا مشاہدہ کیا۔ یہاں تک سحر اعلیٰ میں مقامِ جبرائیل امین کے پاس چاروں خلفاء اور چاروں فرشتوں پر سلام بھیجا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا حمد و ثنا ادا کرتا ہوں۔[92] یہاں تفسیر اشاری کے لئے بطور تائید اپنا کشف و کرامت ذکر کیا۔

نتائج البحث: مندرجہ بالا تحقیق سے اخذ شدہ نتائج درجہ ذیل ہیں:

1. تفسیر کی دیگر اقسام کی طرح تفسیر اشاری بھی تفسیر کی ایک قسم ہے جو کہ چند مخصوص شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔

2. علامہ اسماعیل حقیؒ علومِ ظاہری وعلومِ باطنی دونوں کے حامل ایک نابغہ روزگار شخصیت ہیں۔
3. تفسیر روح البیان کا شمار بنیادی طور پر تفسیر اشاری میں ہوتا ہے البتہ اس میں تفسیر ظاہری کا بھی خوب اہتمام ہے۔
4. تفسیر روح البیان کئی خصوصیات کی حامل احناف کی ایک جامع اور مستند تفسیر ہے ۔
5. تفسیر روح البیان تصوف کا انسائکلوپیڈیا ہے جس میں سالکینِ راہ سلوک کے لئے رہنمائی کا کافی سارا مواد موجود ہے۔
6. احادیث کے باب میں کمزور روایات حتی کہ موضوع اور اسرائیلی روایات کا بھی سہارا لیا گیا ہے۔
7. تفسیر روح البیان کا عام منہج و اسلوب انتہائی جامع ، مرتب، مدلل، جاذب اور عمدہ ہے۔ جس سے قاری اچھی طرح مستفید اور لطف اندوز ہوتا ہے۔
8. تفسیر اشاری کے حوالے سے علامہ صاحبؒ کا منہج انتہائی جامع، عالمانہ، محققانہ، محتاط اور مدلل ہے۔البتہ بعض مواقع پر ان کی تفسیر مقرر کردہ ہی شرائط پر پوری نہیں اترتی۔
9. علامہ اسماعیل حقیؒ تفسیر اشاری کی تائید کے لئے متعدد چیزوں کو پیش فرماتے ہیں جن میں قرآن مجید کی آیات، احادیث مبارکہ، اقوالِ صحابہؓ، اشعار اور واقعات وحکایات سر فہرست ہے۔
10. علامہ حقیؒ کے تفسیری اشارات ایمان ویقین میں اضافے، عقائد کی اصلاح، وعظ ونصیحت اور راہ سلوک میں رہنمائی کے لئے نسخہ اکسیر ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1]-سورت النحل 16:44۔

Surah al Nahl.16:44

[2]-سورت آل عمران: 03:164۔

Suraha Al Imran, 03:164

[3]- علامہ زرقانی، محمد عبدالعظیم، مناہل العرفان، مطبع عیسیٰ البابی، س-ن: ج1، ص29۔

Allama Zurqani,Muhamad Abdul Azeem,Manahil Ul Irfan,Matbaa Esa Albabi,P:29

[4]- محمد اسماعیل ابراھیم، **القرآن واعجازہ العلمی**، دار الفکر العربی، دار الثقافۃ العربیہ للطباعۃ، س-ن: ج1، ص35۔

Muhammad Ismail Ibraheem,Al Quran wa Ijazohu Al Ilmi,Dar ul Fikr Al Arabi,Dar As Saqafa Al Arabia Litaba,1:35

[5]- علامہ ذہبی، ڈاکٹر محمد حسین ذہبی، **التفسیر والمفسرون**، مکتبہ وہبہ - قاہرہ - مصر، س-ن، ج1، ص49

Allama Zahabi,Dr. Muhmad Hussain Zhabi,Al Tafseer wal Mufaseroon,Qahira:Maktaba 49wahabia,1:

[6]- الکسی، ابو محمد عبدالحمید بن حمید، **المنتخب من مسند عبد بن حمید**، مکتبہ السنۃ - قاہرہ، 1988ء، ص341

Alkasi,Abu Muhmmad Abdul Hameed,Al Muntakhab min Misnad Abd bin Hameed,Qahira:Maktba Al Sunnah,1988AD,p:341

[7]-ڈاکٹر محمد حسین ذہبی، **التفسیر والمفسرون**، ج1، ص76

76Dr. Muhmad Hussain Zhabi,Al Tafseer wal Mufaseroon,

[8]- شیخ الاسلام، ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم، مقدمۃ فی اصول التفسیر، دار مکتبۃ الحیاۃ، بیروت - لبنان، 1490ھ، ج1، ص24۔ ملخصاً

Sahekh Ul Islami,Ibn Tiymia,Ahmad bin Abdul Haleem,Muqaddam Fi Usool Al Tafseer,Berut:Dar Maktaba Alhyat,1490H,1:24

[9]- الفہداوی، ڈاکٹر زیاد علی داتح، ڈاکٹر شریف عبدالعلیم محمود محمد، **مناہج المفسرین**، الکرامۃ - شارع زعبیل، دبی - امارات، 2019ء، ص33۔

Al Fahdawi,Dr.Zayyad Ali Daeeh,Dr.Shareef Abdul Haleem Mehmood Muhammad,Manahij Ul Mufasereen:Dubi,Alkarama,2019AD,p:22

[10]-ڈاکٹر محمد حسین ذہبی، **التفسیر والمفسرون**، ج1، ص103تا109۔ ملخصاً

Dr. Muhmad Hussain Zhabi,Al Tafseer wal Mufaseroon, ,1:103-109

[11]-ابن منظور افریقی، جمال الدین، لسان العرب، دارِ صادر، بیروت - لبنان، 1414ھ، فصل فاء، ج5، ص55۔

Ibn Manzoor Afriqi,Jamal Uddin,Lisan ul Arab,Beruit:Dar Sadir,1414H,05:55

[12]- جرجانی، علی ابن محمد، التعریفات، دار الکتب العلمیہ، بیروت - لبنان، 1983ء، ص63۔

Allama Jurjani,Ali bin Ahmad,Al Tareefat,Beruit:Dar ul kutoob Alilmia,1983,p:63

[13]- **المعجم الوسیط**، دار الدعوہ، باب فاء، ج2، ص688۔

Al Mujam al waseet,Dar Aldwah,02:688

[14]- علامہ زرقانی، **مناھل العرفان**، ج02، ص03۔

Allama Zurqani,Manahil ul Irfan,02:03

[15]- علامہ زرقانی، **مناھل العرفان**، ج02، ص11۔

Allama Zurqani,Manahil ul Irfan,02:11

[16]-علامہ زرقانی، مناھل العرفان، ج2، ص24۔

Allama Zurqani,Manahil ul Irfan,02:24

[17]-ڈاکٹر فہد بن عبد الرحمٰن بن سلیمان رومی، دراسات فی علوم القرآن، مکتبہ نامعلوم، 2003ء: 154/1۔

Dr.Fahad bin Abdu Rahman bin Sulaiman Al Roomi,Derasaat fi Uloom ul Quran,2003AD,01:154

[18]- عبدالسلام عبدالشافی محمد، مقدمہ محقق علی تفسیر ابن عطیہ، دار الکتب العلمیہ-بیروت، 1422ھ: 18/1۔

Abdusalam Abdushafi Muhamad, Muqaddama Tafseer Ibn Attiya,Beruit:Darul Kutoob Al Ilmia,1422H,01:18

[19]-علامہ صابونیؒ، محمد علی صابونی، التبیان فی علوم القرآن، مکتبۃ البشری، کراچی-پاکستان، 2011ء: 109-114۔ تفصیلی دلائل کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔

Allama Sabooni,Muhmmad Ali Al Sabooni,Al Tibyan fi Uloom ul Quran,Karachi:Maktaba Bushra,P:109-114

[20]-ڈاکٹر فہد بن عبد الرحمٰن، دراسات فی علوم القرآن، ج1، ص160۔

Dr.Fahad bin Abdu Rahman bin Sulaiman Al Roomi,Derasaat fi Uloom ul Quran,01:160

[21]-مناع بن خلیل قطان، مباحث فی علوم القرآن، مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، 2000ء، ج1، ص363۔

Manna bin Khalil al Qattan,Mabahis fi Uloom al Quran,Maktba tu Marif Lenashr wa tawoze,2000AD,01:363

22۔علامہ زرقانی، مناھل العرفان، ج2، ص66۔

Allama Zurqani,Manahil ul Irfan,02:24

[23]-احمد عبداللہ قرشی رسلان، مقدمہ محقق علی تفسیر البحر المدید، ڈاکٹر حسن، قاہرہ 1419ھ، ج1، ص37۔

Ahmad Abdullah Al Qarshi Al Raslan,Muqadama Muhqiq Tafseer Albhr Al Maded,Qahira:Dr.Hasan,1419H,01:37

24۔امام بخاری، محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، دار ابن کثیر، دار یمامہ، دمشق، 1414ھ، ج3، ص1327

Imam Bukhari,Muhmmad bin Ismail Bukhari,Saheeh Bukhari,Damishq:Dar Ibn Kasir,Dar Al Ymama,1414H,03:1327

[25]-علامہ تفتازانی، سعد الدن، شرح عقیدہ نسفیہ، مطبع مورافتلی، مصر، 1407ھ: 10۔

Allam Taftazani,Saduddin,Sharh Aqeeda Nasfia,Misr:Matba Umor Iftli,1407H,P:10

[26]- مناع قطان، مباحث فی علوم القرآن، ج1، ص368

Manna bin Khalil al Qattan,Mabahis fi Uloom al Quran,01:368

[27]- علامہ زرقانی، مناہل العرفان، ج2، ص81

Allama Zurqani,Manahil ul Irfan,02:81

28۔ محمد علی الصابونی، **التبیان فی علوم القرآن**، ص120-121۔

Muhmmad Ali Al Sabooni,Al Tibyan fi Uloom ul Quran,P:120-121

[29]-ڈاکٹر حسین علی عکاش، التفسیر الصوفی الاشاری للقرآن الکریم: منہج الاستنباط والدلالۃ الجدیدہ، مجلۃ العلوم الانسانیۃ و التطبیقیۃ، جامعۃ المرقب، کلیۃ الادب والعلوم بزلیتن، شمارہ17، جون2008ء، ص45۔ومابعد

Dr.Hussain Ali Akkash,Al Tafseer Al Sufi Al Ishari lil Quran Al Karim: Manhaj ul Istinbat wad dalala Al Jadidah,Majjala Tul Uloom al Insania Al Tatbiqia,Jamiatul Murqqab,Kullya tul Adab wal Uloom Zeltan,Issu:17,2008AD,p:45

[30]- علامہ کوثری، محمد زاہد کوثری، مقالات الکوثری، مکتبہ توقیفیہ، قاہرہ-مصر2000ء:419۔

Allama Kaosari,Muhmmad Zahid Al Kaosari,Maqalat al Kaosari,Qahira:Maktaba Taoqifia,2000AD,p:419

[31]-علامہ زرکلی، خیر الدین بن محمود زرکلی دمشقی، **الاعلام للزرکلی**، دار العلم للملائین، 2002ء، ج1، ص313۔

Allam Zerikli,Khair Uddin bin Mahmmod Zerikli Demishqi,Al Alaam li Zerikli,Darul Ilm,2002AD,1:313

[32]- حوالہ بالا

AS Above

[33]-محمد زاہد کوثری، مقالات الکوثری:419۔

Allama Kaosari,Muhmmad Zahid Al Kaosari,Maqalat al Kaosari,419

[34]-عمر رضا کحالہ، معجم المولفین، دار احیاء التراث العربی، بیروت-لبنان، 2000ء، ج2، ص266

Umar Raza Kuhala,Mujam ul Mualifen,Beruit:Dar Ahia Al Turas Al Arabi,200AD,02:266

35 ۔علامہ خیر الدین زرکلی، الأعلام للزرکلی، ج1، ص313۔

Allam Zerikli,Khair Uddin bin Mahmmod Zerikli Demishqi,Al Alaam li Zerikli,01:313

[36]-محمد بن حسن ازدی، جمہرۃ اللغۃ، دار العلم للملایین، بیروت-لبنان۔1987ء، ج1، ص498

Muhammad bin Hasan Izdi,Jamhara tul Lugha,Beruit:Dar ul Ilm lil Malaen,1987AD,01:498

[37]-فارس علی عامر، دروس فی التفاسیر، الغدیر للطباعۃ، تہران-ایران، 2007ء:18

Faris Ali Amir,Droos fi Tafasir,Tehran:Al Ghadeer Lil Tabaa,2007AD,P:18

[38]-مولیٰ ابو الفداء، اسماعیل حقی بن مصطفیٰ استنبولی حنفی خلوتی، تفسیر روح البیان، دار الفکر، بیروت-لبنان، ج03:368۔، 08:441

Maola Abu Al Fida,Ismail Haqqi bin Mustafa Istanboli Hanafi,Khalwati,Tafseer Rooh ul Byan,Beruit:Dar ul Fikr,03:368,08:441

[39]- علامہ اسماعیل حقیؒ، روح البیان03:368

Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,03:368

[40]-علامہ اسماعیل حقیؒ،روح البیان 284:01

284:1Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,0

[41]- علامہ اسماعیل حقیؒ،روح البیان 38:01

8:31Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,0

[42]- علامہ اسماعیل حقیؒ،روح البیان106:07

106:7Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,0

[43]- علامہ اسماعیل حقیؒ،روح البیان148:03

148Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,03:

[44]- علامہ اسماعیل حقیؒ،روح البیان236:06

236:6Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,0

[45]- علامہ اسماعیل حقیؒ،روح البیان488:07

488:7Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,0

[46]- علامہ اسماعیل حقیؒ،روح البیان23:03

23Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,03:

[47]- علامہ اسماعیل حقیؒ،روح البیان 207:01۔،34:07،33۔،483:09۔،151:10۔96:05

207،07:34،09:483،10:151،05:96:1Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,0

[48]- علامہ اسماعیل حقیؒ،روح البیان196:03

196:3Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,0

[49]- علامہ اسماعیل حقیؒ،روح البیان161:03

161:3Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,0

[50]- علامہ اسماعیل حقیؒ،روح البیان:380:06

380:6Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,0

[51]- علامہ اسماعیل حقیؒ،روح البیان:427:08

Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,08:427

[52]- علامہ اسماعیل حقیؒ،روح البیان 13:01۔،211:04۔،101:09۔،355:10۔

Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,01:13,04:211,09:101,10:355

[53]- علامہ اسماعیل حقیؒ، روح البیان27:05

Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,05:27

[54]- علامہ اسماعیل حقیؒ، روح البیان93:03

Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,03:93

[55]- سورۃ آل عمران25:03

Surah Al Imran,03:25

[56]- علامہ اسماعیل حقیؒ،روح البیان42:02

Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,02:42

[57]-سورۃ المائدہ03:05

Sura Al Maida,05:03

58- علامہ اسماعیل حقیؒ، روح البیا02:344
443Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,02:
59-سورۃ النحل16:51
Surah Al Nahl,16:15
60- علامہ اسماعیل حقیؒ، روح البیا05:43
Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,05:43
61-سورۃ الرعد13:13
Surah Al Raad.13:13
62- علامہ اسماعیل حقیؒ، روح البیان04:354
543Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,04:
63علامہ اسماعیل حقیؒ،-روح البیان05:361
613Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,05:
64علامہ اسماعیل حقیؒ،-روح البیان06:318
183:6Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,0
65- علامہ اسماعیل حقیؒ، روح البیان01:426
Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,01:424
66-سورۃ النساء04:89
Surah Al Nisa,04:89
67- علامہ اسماعیل حقیؒ، روح البیان02:256
Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,02:256
68-سورۃ المائدہ05:06
Surah Al Maida,05:06
69- علامہ اسماعیل حقیؒ، روح البیان02:354
543Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,02:
70-سورۃ االکہف18:17
Surah Al Khf,18:17
71- علامہ اسماعیل حقیؒ، روح البیان05:224
380:6Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,0
72-سورۃ االعنکبوت29:40
Surah Al Ankabot,29:40
73- علامہ اسماعیل حقیؒ، روح البیان06:470
:4706Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,0
74-سورۃ الحج22:10
Surah Al HaJJ,22:10
75-سورۃ النحل16:128

Surah Al Nahl,16:128

76- علامہ اسماعیل حقیؒ، روح البیان10:06

:106Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,0

77-سورۃالرعد32:13

Surah Al Raad,13:32

78- امام بخاری، محمد بن اسماعیل بخاری2384:05ان کے االفاظ" من عادی لي وليا فقد آذنته بالحرب"ہیں۔

Imam Bukhari,Muhammad bin Ismail Bukhari,05:2384

79- علامہ اسماعیل حقیؒ، روح البیان378:04

Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,04:378

80-سورۃالحج02:22

Surah Al Hajj,22:02

81- علامہ اسماعیل حقیؒ، روح البیان03:06

:036Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,0

82-سورۃطٰہٰ135:20

Surah Taha,20:135

83- علامہ اسماعیل حقیؒ، روح البیان450:05

Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,05:450

84- علامہ اسماعیل حقیؒ، روح البیان222:06

:2226Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,0

85-سورۃمائدہ06:05

Surah Al Maida,05:06

86-سورۃمائدہ67:05

Surah Al Maida,05:67

87-سورۃالتوبہ55:09

Surah Al Taoba,09:55

88- علامہ اسماعیل حقیؒ، روح البیان449:03

Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,03:449

89-سورۃالبقرۃ138:02

Surah Al Baqra,02:138

90- علامہ اسماعیل حقیؒ، روح البیان244:01

Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,01:244

91-سورۃالواقعہ26:56

Surah Al Waqia,56:26

92- علامہ اسماعیل حقیؒ، روح البیان323:09

Allama Ismail Haqqi,Rooh ul Byan,09:223